و انتم ستدعون الیوم کما یدعی المغنون۔

" میں نے حضرت عبداللہ بن المبارک رح سے (رائے طلب کرتے ہوئے) کہا کہ ہم تو (قرآن کو) اس لَے اور سُر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کے لیے مکروہ ہے۔ (آپ نے مزید فرمایا) کہ ہم اس دور میں ایسے قاری دیکھ رہے ہیں کہ انہیں کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے تب آپ انہیں قرأت کرتے سنتے ہیں اور آج کل آپ قراؑ کو ایسے ہی بلایا جاتا ہے جس طرح گانے والے گویّوں کو دعوت دی جاتی ہے۔"

غرض حضرت عبداللہ بن المبارک قرآن مجید کو اچھی قرأت کے ساتھ پڑھنے کو ضروری جانتے تھے۔ لیکن انہیں یہ پسند نہ تھا کہ یہ کلام مقدس بھی نمائشی اور ظاہری تعیشات کا سامان نہ بن کر رہ جائے۔ آپ کو قرآن مجید کے تقدس اور اس کے قراؑ کا وقار بہت عزیز تھا۔ آپ خود بھی قاری تھے اچھی قرأت کرتے لیکن نمائشی اور معاشی مفادات کے لالچ میں آکر کبھی قرأت نہیں کی۔ (جاری ہے)

بقیہ: تبصرۂ کتب

کے حق میں نازل ہوئیں، پھر ان کی شان میں وارد احادیث نبوی آثار صحابہ نقل کیے گئے ہیں اور آخر میں حافظ ابن عبدالبر، ابن اثیر اور ابوالنعیم اصفہانی نے ان کا جو تذکرہ کیا۔ اس کا ذکر ہے اور ساتھ ہی ان کی اسلامی خدمات اور شخصی کمالات کا تذکرہ۔ تیسرا اور چوتھا باب ان کی سیرت و کردار اور ان کے اقوال و آثار پر مشتمل ہے اور واقعہ یہ ہے کہ یہ دو باب بڑے اہم ہیں ـــ ہماری نوجوان نسل کو یہ کتاب بطور خاص پڑھنی چاہیئے تاکہ انہیں اندازہ ہو سکے کہ ہمارے اسلاف کیسے لوگ تھے؟ کتاب کی کتابت طباعت، کاغذ اور جلد سب معیاری ہیں قیمت واجبی۔

بقیہ: بعض ضروری وضاحتیں

مستقل باب ہے اسے وہیں دیکھنا چاہیئے۔

۸۔ مولانا عبدالسلام ندوی کا اپنا بیان ہے کہ وہ الہلال میں چار پانچ مہینے رہے تھے یہ زمانہ نومبر ۱۹۱۴ء میں الہلال بند ہونے سے قبل مسلسل ہے۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

خاکسار ابوسلیمان شاہ جہان پوری
۱۹-۱۱-۱۹۸۵